بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرعات

رحیق میں کہیں ذکر آگیا تھا کہ لاہور کے "ادارہ ثقافت اسلامیہ" نے انکار حدیث کی تبلیغ میں ایک مستقل کتاب "مقام سنت" شائع کی ہے جس پر ادارہ مذکور کے آرگن رسالہ "ثقافت" (دسمبر ۵۸ء) نے نہ صرف ناراضگی کے "تاثرات" کا اظہار کیا ہے جس کا "تاثرات نگار" کو حق حاصل ہے۔ بلکہ ناچیز اور ہیچ مدان مدیر رحیق کو "علمی تہی دستی اور گروہی تعصب میں مبتلا" خطاب سے بھی نوازا گیا ہے جس میں اول الذکر کے لئے تو ہم ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ایک امر واقعہ کا اظہار فرمایا ہے۔ لیکن ان کی خدمت میں بصد ادب یہ عرض کرنے کی اجازت بھی چاہتے ہیں کہ دوسرا "الزام" محض واہمہ کی تخلیق ہے۔ "ادارہ ثقافت" کے متعلق ہماری یہ رائے کہ وہ منکر حدیث ادارہ ہے۔ بحمد اللہ نہ تو تعصب پر مبنی ہے اور نہ ہی یہ بات ہے کہ ہم "کتابیں پڑھے بغیر ہی اپنی رائے دیدیا کرتے ہیں" (رسالہ ثقافت صلے دسمبر ۵۸ء) ہم نے ثقافتی کتابیں "پڑھ کر ہی رحیق میں ان امور کا ٹھوس ثبوت دیا ہے۔" ادارہ ثقافت" کے اکثر دانشوروں کی تحریروں میں "انکار حدیث" کے علاوہ بھی بہت سی خلاف اسلام چیزیں موجود ہیں۔

آج کی صحبت میں "مقام سنت" کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ یہ الزام کہ ہم "صرف طعن تشنیع سے ہی اپنی علمی تہی دامانی[1] کے خلا کو پر کر لینا کافی سمجھتے ہیں (ثقافت دسمبر ۵۸ء) کہاں تک درست ہے۔ یہ تالیف[2] ویسے تو ژولیدہ بیانی کا شاہکار ہے تاہم اگر صاف چیز اس میں ملتی ہے تو وہ مندرجہ ذیل امور ہیں[3]:۔

---

[1] بعض ثقافتی دانشوروں کی "علمی پردامانی" کے نمونے ہماری نگاہ میں بھی ہیں وان تعودوا نعد! [2] "تالیف" اس لئے کہ اس میں عموماً اپنے پیشرو منکرین حدیث وغیرہ کی باتوں اور کئی دفعہ چبائے ہوئے نوالوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ عبد اللہ چکڑالوی۔ مرزائے قادیانی۔ مشرقی صاحب۔ پرویز صاحب وغیرہم [3] واضح رہے ہماری غرض اس وقت صرف "تعارف" ہے۔ کہ مولانا شاہ محمد جعفر صاحب پھلواری رکن ادارہ ثقافت کی یہ تالیف حدیث پاک کی تردید اور مخالفت میں لکھی گئی ہے ورنہ اس کے مندرجات پر تنقید تو عمومی طور پر ہو چکی ہے خصوصی طور پر وہ قابل توجہ ہی نہیں۔

(۱) **حدیث صرف بصیرت نبوی ہے، وحی الٰہی نہیں** | پیغمبر کی بصیرت و اجتہاد کوئی ایسی معمولی چیز نہیں ہوتی جسے ہم سرسری نظر سے دیکھ لیا کریں۔ اور اسے معمولی درجہ دے کر ٹال جائیں۔ تمام عالم کے عقلاء مل کر بھی وہ بصیرت نہیں پیدا کر سکتے جو تنہا پیغمبر کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ..... وحی ...... وحی ہے .... اور بصیرت بصیرت۔"

- بجز تنزیل (قرآن) کے کسی حکم کو وحی نہ سمجھا جائے (ص۵)

(۲) بہت تھوڑی حدیثیں صرف "الہام" ہیں۔

- "احادیث سب کی سب غلط نہیں ان ہی میں صحیح حصے بھی موجود ہیں، اور جو صحیح ہیں۔ ان میں سب الہام نہیں بلکہ کچھ حصہ الہام کا ہے اور کچھ غیر الہامی ہے۔ جو الہامی حصہ ہے وہ الہام ہونے کے باوجود ما انزل اللہ یا اس کے ہم پلہ نہیں۔" (ص۶۱)
- "حدیث کا بہت ہی مختصر حصہ الہامی ہے۔" (ص۵۳)
- "زیادہ سے زیادہ چند مقامات ایسے ہیں جہاں حدیث کو الہامی مانا جا سکتا ہے" (صفحہ۹)

ایک جگہ لکھا ہے۔

- "خالص دینی معاملات میں بھی حضور کی تمام باتوں کو غیر تبدیل نہیں تصور کیا گیا" (ص۱۰۵)

(۳) **معاملات کی احادیث شریعت منزلہ نہیں** | • "ان تمام احادیث پر نظر ڈالیے جو معاملات سے تعلق رکھتی ہیں تو اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ وہ سب کی سب بصیرت نبوی کے اعلیٰ ترین نمونے ہیں۔ وہ سب حدود اللہ کے اندر ہیں لیکن ان کا تعلق الہام سے نہیں بلکہ بصیرت سے ہے" ص۶۵

- "معاملات میں کسی حدیث کا الہام ہونا بالکل بعید از قیاس ہے۔" (صفحہ۹)

---

۵ یہ معلوم ہے کہ سب اہل سنت حدیث کو وحی مانتے ہیں ۶ "الہام" مؤلف کے نزدیک وہی شئی ہے جسے علمائے اہل سنت متفقہ طور پر "وحی خفی" قرار دیتے ہیں۔ لیکن مؤلف اس الہام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں سمجھتے۔ بنابریں اس کا دروازہ بھی قیامت تک کے لیے ان کے نزدیک کھلا ہے!

یعنی بات وہی ہے جو ان کا منکرِ حدیث فرقہ کہہ رہا ہے یعنی حدیث وحی اور حجت دین نہیں۔ لیکن لمبا چکر کاٹ کر۔ قاتلھم اللہ انی یوفکون!

- "معاملات میں سنت بلاشبہ وحی کے اندر اور وحی کے مطابق تو ہوتی ہے لیکن خود وحی نہیں ہوتی" (ص۷۶)
- "معاملات سے تعلق رکھنے والی تمام احادیث بصیرت نبوی ہیں نہ کہ الہام و تنزیل" (ص۶۸)
- "معاملات کے متعلق جتنی بھی احادیث ہیں وہ (بشرط صحت) سرتاسر بصیرت نبوی کا اعلیٰ نمونہ ہیں (ص۹۰)
- "معاملات میں معاشرت، معیشت، معاش، سیاست وغیرہ ساری چیزیں اپنے تمام اجزاء سمیت داخل ہیں...... اور ان میں ہر چیز تبدیل ہے" (ص۶۳)

(۴) **رسول کی اطاعت بحیثیت امیر المومنین تھی بحیثیت رسول نہیں**

- "جن احکام الٰہی کی اطاعت کا نام اطاعت الٰہی ہے وہ آتے ہی ہیں بواسطہ رسول اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ عین اللہ کی اطاعت کرتا ہے، رسول کے بعد وہی اطاعت اولوالامر کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ ...... اور ان کی اطاعت عین اطاعتِ خداوندی ہے ...... رسول ہو یا اولوالامر ...... سب کا مقصد خدا ہی کی اطاعت کرانی ہوتی ہے۔ لہٰذا اصل مطاع اللہ تعالیٰ ہے خواہ کسی کے واسطے سے ہو" (ص۱۱۱)
- "حضور ایک تو امیر مومنین تھے، محمد ابن عبداللہ کی حیثیت سے اور دوسرے پیغمبر تھے۔ محمد رسول اللہ کی حیثیت سے ..... زندگی میں یہ دونوں اطاعتیں یکجا تھیں لیکن بعد از وفات پہلی قسم کی اطاعت ختم ہو کر نائبین میں منتقل ہو گئی ...... اور دوسری اطاعت قیامت تک کے لئے "رسالت" یعنی قرآن کی صورت میں ..... موجود ہے۔ پس حضورؐ نے جو کچھ رسول اللہ کی حیثیت سے دیا یا فرمایا اس میں کسی تغیر و تبدل کا امکان نہیں۔ لیکن دوسری حیثیت کے فرامین ..... ہر فرمان پر مقدم ہونے کے باوجود بجائے خود تبدل ہیں اور وحی نہیں" (ص۱۱۲)

نتیجہ اس ساری سردردی کا نتیجہ بھی مؤلف ہی کی زبان سے سنیئے کہ معاملات کی تمام احادیث

(۵) **احکام شرعی وقتی تھے** "اسی دور اسی ماحول اور ان ہی مخصوص حالات کے لئے صحیح ترین اور مناسب ترین احکام ہیں۔ اور چونکہ معاملات تبدل ہوتے ہیں اس لئے اس دور کی بہت سی باتیں کسی دور میں قابل رد و بدل بھی ہو سکتی ہیں" (ص۹۱)

(۶) **عہد نبوی کے احکام کی حیثیت حجت دین کی نہیں نظائر کی ہے** | ہر اسلامی (باقی بر صفحہ ۲۶)